بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

یا ایہا الناس قد جاءکم الحق

ثنا خوانِ تقدیسِ مشرق کہاں ہیں ؟

ان دنوں ملک میں فحاشی، عریانی اور ناچ گانے کے رنگا رنگ پروگراموں کا جو سیلاب اُمڈ آیا ہے اور جگہ جگہ ڈسکو اور پاپ موسیقی (اسم بامسمّٰی) کے مظاہرے کیے جا رہے ہیں اور حکمران طبقہ پی ٹی وی کے ذریعہ سے ملک میں فحاشی اور عریانی، ہوا و ہوس طاؤس و رباب رقص و غنا، اور مادر پدر آزاد ثقافت اور کلچر کو فروغ دینے میں شب و روز مصروف ہے اور درحقیقت پاکستان ٹیلی ویژن (P.T.V) آج کل ایک ایسا متعفن بدبودار گٹر کی صورت اختیار کر چکا ہے، جس کی گندگی اور غلاظت کے مضر اثرات گھر گھر میں پہنچ رہے ہیں۔ نوجوان نسل حکومت کی موجودہ کلچر پالیسی کی وجہ سے تباہی اور گمراہی کے آخری حدود کو چھو رہی ہے انہوں نے آزادی نسواں کے پردے اور ثقافت و کلچر کے لبادے میں یورپین اور انڈین کلچر اور عریانی و فحاشی کو اپنا نصب العین بنا لیا ہے کہ

ع بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

حکومت کی سرپرستی میں اطلاعاتی و نشریاتی اداروں خصوصاً اربابِ ٹی وی نے ورلڈ کپ کے دوران پردۂ سکرین پر قوم کو جو کچھ دکھایا ہے اور ثقافت کے نام پر ملک بھر، بلکہ پوری دنیا میں سٹیلائٹ کے ذریعہ پیش کیا ہے اور جس ڈھٹائی اور بھونڈے طریقہ سے اس معاشرے اور ملک کی نظریاتی اور دستوری آئین "اسلام" کا مذاق اڑایا گیا ہے اور جس بے باکی سے ملک کے اسلامی تشخص کی دھجیاں اڑائی گئی ہیں اور جس طرح دو قومی نظریہ کو پاش پاش کیا گیا ہے۔ چادر اور چار دیواری کی علمبردار نسوانی حکومت نے قبائے عفت و حیا کو تار تار کرتے ہوئے قوم کی بیٹیوں اور دخترانِ ملتِ اسلامیہ کو ثقافت کے نام پر نیم برہنہ طوائفوں کی صورت میں پوری دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اس سے ملک و ملت کی اسلامی ثقافت اور نظریاتی اساس کو جو دھچکہ لگا ہے اور اس سے پاکستان کے غیور و جسور مسلمانوں کے صاف دامن پر ذلت و رسوائی کا جو سیاہ دھبہ لگا ہے۔ اس کا ازالہ شاید کبھی نہ ہو سکے۔

ع آسمان را حق بود گر خوں ببارد بر زمین

ایک اسلامی ملک کی چودہ کروڑ آبادی کے اوپر جس طرح چند گویوں، بھانڈوں، مغنیوں، کنجروں مراثیوں، داشتاؤں، رقاصاؤں اور اس بازار کے طوائفوں کو ثقافت کے نام پر مسلط کیا گیا ہے۔ اوران کی ہڑ بونگ غل غپاڑہ ناچ گانے، میلوں ٹھیلوں، بھنگڑوں اور پاپ میوزک یعنی (طوفان بدتمیزی) اور ختلاط مرد و زن اور مغربی موسیقی کی دھنوں پر" دختران مشرق" کے لہراتے ہوئے آنچل اور سٹیج پر ان کی جلوہ طرازیاں، تھرکتے ہوئے بدنوں کی نمائش کرانا۔ جنس زدہ فحش سفلی گانوں اور ڈراموں کی بھرمار ور پھر اس پر مستزاد یہ کہ اس کو اسلامی ثقافت کا نام دینا اور پھر اس پر فخر کرنا اور ان لوگوں کو قوم کے شفیقی ترجمان اور ان کے زعم باطل میں کہ یہ ملک کے ہیروز ہیں۔ اور قوم کو یہی طریقے اختیار کرنے کے شورے اور دعوت گناہ دی جارہی ہے اور ستم ظریفی یہ کہ اس کو پاکستانی ثقافت کہنے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ ؎

صیاد نے قفس میں بچھائے ہیں چند پھول
ہمیں یہ حکم ہے کہ اس کو آشیاں کہیں

حکومت نے اس شیطانی چرخے (T.V) کی باگ ڈور ایک آزاد خیال مغرب زدہ اور یورپی تہذیب و تمدن کے دلدادہ چیرمین کے ہاتھوں تھمادی ہے، جس کی "رعنائیوں" کے سامنے آج ہندو اور غرب کی تہذیبیں دھندلانے لگی ہیں۔ بلکہ لوگ تو یہاں تک کہہ رہے ہیں کہ پی ٹی وی (P.T.V) آج ذی ٹی وی (ZEE) اور سی این این (CNN) کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے اور جس کے تباہ کن اثرات ہر سمت محسوس ہو رہے ہیں جس طرف بھی نگاہ ڈالیں ہر طرف عصمت و عفت اور اخلاق و حیاء کے جنازے اٹھ رہے ہیں۔

ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس (الآیہ)

اسی فحاشی اور عریانیت پر مبنی پالیسی کے نتیجہ میں بنگلور کے گراؤنڈ پر پاکستانی کرکٹ ٹیم کو ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ حکمرانوں کی انہی ناشائستہ حرکات کی وجہ سے پورا ملک قعر مذلت میں جا گرا۔ ٹیلی ویژن کے ارباب حل و عقد کی ہٹ دھرمیوں کے باعث پوری قوم ایک ڈیپریشن اور ذہنی تناؤ میں مبتلا رہی ہم کے لیے یہ شکست سامان عبرت اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی ایک صورت ہے۔

ع شامت اعمال ما صورت نادر گرفت

اور حکمرانوں کے لیے تازیانۂ عبرت ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ ٹوئسٹ ڈانس

چمٹوں اور باجوں کے ذریعے سے ہم فتح اور کامیابی کے امیدوار تھے۔ درحقیقت ہم نے تو کھیل ہی کو اپنا مقصد بنالیا تھا اور لہو لعب اور رقص و سرور کو سب کچھ سمجھ بیٹھے تھے۔ حالانکہ ارشاد خداوندی ہے وما ھذہ الحیواۃ الدنیا الا لھو و لعب۔

آج ان تغافل کیشوں اور غفلت شعاروں کا یہ اندھا انبوہ کس سمت جارہا ہے؟ خدا جانے ہمارے یہ ناعاقبت اندیش اور دین و مذہب سے بیزار حکمران اور ارباب ٹی۔وی قوم و ملک کو ہلاکت اور پستیوں کی کن کن وادیوں میں دھکیلنا چاہتے ہیں، یہ لوگ ملک و قوم کو اکیسویں صدی میں ترقی یافتہ ممالک کی صف میں شامل اقوام کے ساتھ معاشی، اقتصادی، صنعتی اور تعلیمی میدان میں تو لا کھڑا نہ کرسکے ہاں البتہ فحاشی عریانیت، بے حیائی، کھیل تماشوں اور دین و مذہب سے بیزاری وغیرہ میں یورپی ممالک سے بھی دو ہاتھ آگے بڑھ گئے۔ اس کھیل نے پاکستان اور مسلمانوں کا جو حال اور حشر کیا ہے اس پر ماسوائے اس کے اور کیا کہا جاسکتا ہے۔ ؎

ہوئے مرکے ہم جو رسوا ہوئے کیوں نہ غرق دریا
نہ کبھی جنازہ اٹھتا نہ کہیں مزار ہوتا

چنانچہ اس فحاشی اور عریانیت کے خلاف پارلیمنٹ میں مدیر اعلیٰ الحق جناب مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی نے جس بے باکانہ انداز اور دوٹوک الفاظ میں حکمرانوں کو متنبہ کیا کہ یہ تہذیب اور کلچر تو یورپین اور انڈین بلکہ کنجروں کی ثقافت ہوسکتی ہے۔ پاکستان کے غیرتمند باایمان و باحمیت مسلمانوں کی ہرگز نہیں۔ حکمرانوں کے ان اعمال اور سیاہ کاریوں کا اثر عوام اور رعایا پر ضرور ہوتا ہے، کیونکہ الناس علی دین ملوکھم۔

اذا کان رب البیت بالدف مولعاً فشیمۃ اہل البیت کلھم رقص

جب صاحب خانہ دف کا دل دادہ ہو تو گھر والوں کی عادت ناچ گانے کی ہوگی

مملکت پاکستان کے "اسلامی" دارالخلافۃ اسلام آباد میں پارلیمنٹ ہاؤس پرائمنسٹر ہاؤس اور پریذیڈنس کے عین ناک کے نیچے فائیوسٹار ہوٹل (میریٹ) میں جو کلب "مڈیسٹ" گذشتہ تین سال سے حوا کی بیٹی اور دختر رز کا جو شیطانی کھیل پیش کررہا ہے اور پھر اس کا خصوصی اہتمام جمعہ کی مقدس رات کو کیا جاتا ہے بقول کسے

ــــــــــــــــــــ

لہ مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے اپنے عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہ کی درخشاں روایات کو زندہ رکھتے ہوئے سینٹ میں یہ تقریر کی تھی۔ بالکل اسی طرح کے ماحول اور تناظر میں حضرۃ شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ نے ۱۹۷۳ء میں اسی پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں ثقافت کے نام پر فحاشی و بے حیائی کے خلاف قرارداد پیش فرمائی تھی

؎ ہر گناہے کہ کنی در شب ادینہ بکن　　تا کہ از صدر نشینان جہنم باشی

آخر ہمارے حکمران اور ارباب ٹی وی قرطاس وقلم کے بجائے معماران وطن کے ہاتھوں میں گٹار، ہارمونیم، پیانو، اور دیگر آلات تذویر دجال کیوں دے رہے ہیں؟ اور ان شتران بے مہار کا یہ ریوڑ ملک کی کونسی خدمت کے لیے تیار کیا جا رہا ہے؟ نخرہ ہے جالو کی ثقافت تو قوم نے ۱۹۷۱ء میں ہی دفن کر دی تھی اور اب موجودہ حکمران طبقہ یہ غیر ملکی "درآمد شدہ" ثقافت ہم پر مسلط کرنا چاہتے ہیں، یہ عریانیت فحاشی پر مبنی ثقافت کا ملغوبہ اور طوفان بدتمیزی ان برگر فیملیز اور خرانٹ بیوروکریٹس اور گرفتاران تہذیب مغرب کی تو ہو سکتی ہیں پاکستان قوم کی نہیں کیونکہ بقول اقبال

؎ فساد قلب ونظر ہے فرنگ کی تہذیب

یا یہ ثقافت اور کلچر اور رنگینیاں محمد شاہ رنگیلے اور واجد علی شاہ کے قبیلے سے ان کا تعلق تو ہو سکتا ہے ہمارے حکمرانوں کو تاریخ سے سبق لینا چاہیے کہ اگر یہ لوگ ان رنگیلوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں تو پھر ان کا انجام بھی ان کو مدنظر رکھنا ہوگا۔ اور تعجب کی بات یہ ہے کہ وزیر اعظم صاحبہ جب ایران یا سعودی عرب جیسے ممالک میں جاتی ہیں تو دوپٹے اور خصوصاً پردے کا التزام ان ممالک کی اسلامی پالیسی کی وجہ سے کرتی ہیں لیکن مملکت اسلامیہ پاکستان کے لیے ان کو یہ پالیسی پسند نہیں تو کیا عجب کہ اس دو رنگی پر حرمین شریفین کے در و بام سے ہاتف غیبی "حکیم سنائی" کے الفاظ میں محترمہ کو یوں مخاطب کریں۔

؎ بہ طواف کعبہ رفتم بحرم رہم ندادم　　کہ بیرون در چہ کردی چوں درون خانہ آئی؟

آخر میں ہم ان "دجالی تہذیب کے دلدادگان" کو کہتے ہیں کہ ذرا اپنے کبرائ پر نظر ڈالیں محفل رقص وطرب کا دلدادہ جنرل یحییٰ خان کہاں ہے؟ ایران کو عریانی اور فحاشی کا اڈہ اور ایشیا کو یورپ بنانے کا دعویدار کس بے کسی اور کسمپرسی میں مرا۔ حسن ابن الصباح کا عریانیت اور فحاشی چنگ و رباب مے اور مینا شراب وشباب اور مصنوعی بہشت قلعہ الموط کدھر ہے۔

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو　　میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہے
ساقی بہ جلوہ دشمن ایمان و آگہی　　مطرب بہ نغمہ رہزن تمکین وہوش ہے

اور اگر حکمرانوں اور ارباب ٹی۔ وی کا یہی وطیرہ رہا اور محفل چنگ ورباب کا یہ سلسلہ قائم رکھنے پر یہ لوگ مصر رہے تو پھر شاید حکومت اور قوم کو بربادی اور عذاب الیم کے رعد وبرق سے کوئی بھی بچانے والا نہ بچا سکے۔ انّ الذین یحبّون انْ تشیع الفاحشۃ فی الذین آمنوا لھم عذاب الیم فی الدنیا والآخرۃ واللّٰہ یعلم وانتم لا تعلمون (دعوۃ الحق) راشد الحق سمیع

۱۵ ذیقعدہ ۱۴۱۶ھ